# پریس کانفرنس

لاہور 29-01-2009 وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری اور وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے رکن مولانا فضل الرحیم نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

''ملک بھر میں پھیلے ہوئے دینی مدارس ہماری معاشرتی زندگی میں خواندگی، تعلیم اور ملی شعور کے فروغ میں جو شاندار کردار ادا کر رہے ہیں وہ کسی ذی شعور سے مخفی نہیں ہیں، اور اس کے مفکر پاکستان علامہ اقبالؒ کے ارشاد کے مطابق ایک جملہ میں اس طرح سمویا جاسکتا ہے کہ ''اگر یہ دینی مدرسے نہ ہوتے تو جنوبی ایشیاء کی مسلم اکثریت کا یہ خطہ اسپین بن چکا ہوتا۔'' یہ دینی مدارس مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ ہر مکتب فکر کے دینی مدارس کا ایک وفاق ہے جو تعلیمی نصاب ونظام کی نگرانی کے ساتھ ساتھ امتحانی بورڈ کا فریضہ بھی سرانجام دیتا ہے، اور ان تمام وفاقوں کا ایک مشترکہ فورم بھی ہے جو ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کے نام سے سالہا سال سے سرگرم عمل ہے۔ جب سے عالمی سطح پر اور ملک میں بھی دینی مدارس کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے اور ان کے کردار کشی کی مہم جاری ہے دینی مدارس کے یہ وفاق اور ان کا مشترکہ فورم دینی مدارس کے کردار، موقف اور پروگرام کی وضاحت اور مختلف اطراف سے ان کے بارے میں پھیلائے جانے والے شکوک وشبہات اور اعتراضات کو دور کرنے کے لئے مسلسل مصروف ہیں اور اخباری بیانات، پبلک تقاریر، ملاقاتوں اور مذاکرات کے ذریعہ دینی مدارس کے مقصد اور پروگرام کو دنیا کے سامنے لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بین الاقوامی حلقوں سے ضرورت کے مطابق مذاکرات کے ساتھ ساتھ حکومت پاکستان کے ساتھ ان وفاقوں کے مذاکرات کا سلسلہ بھی چلتا رہتا ہے اور غلط فہمیوں کے ازالہ کے علاوہ مختلف درپیش مسائل کے حل کی بھی کوئی نہ کوئی صورت نکلتی رہی ہے۔ بیسیوں مسائل ان مذاکرات کے ذریعے حل ہوئے اور دونوں طرف کی درجنوں مشکلات کا ازالہ اب تک ہوا ہے۔ جب بھی حکومت کو یا وفاقوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے باہمی رابطہ اور مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور مذاکرات اور گفتگو کے بعد اس کا کوئی حل نکل آتا ہے۔ مگر موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد سے یہ سلسلہ معطل ہے اور باوجود اس کے کہ وزیراعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے اپنے پہلے خطاب میں دینی مدارس کے نظام کو ذکر کیا تھا اور کچھ اصلاحات کی بات کی تھی لیکن اس کے بعد اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی اور معاملات کا آگے بڑھنا تو رہا ایک طرف، روزمرہ کے معاملات اور عملی طور پر پیش آنے والے مسائل کے بارے میں رابطہ اور گفتگو کا ماحول موجود نہیں ہے جس سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں، اور خاص طور پر طلبہ اور طالبات کی مشکلات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، بلکہ بدگمانی اور بے اعتمادی کی فضا قائم ہونے لگی

ہے۔ مثلاً اس حوالہ سے دو تین امور کا بطور خاص تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے:

☆......گزشتہ حکومت کے دور میں وفاقوں کے ساتھ مذاکرات کے دوران بہت سے امور پر باہمی اتفاق رائے ہوا تھا اور کچھ مسائل حل ہونے کے آخری مراحل میں تھے۔ وہ سب معاملات تعطل کا شکار ہیں اور ڈیڈلاک کی یہ صورتحال حکومت یا وفاقوں میں سے کسی کے لئے بھی مناسب نہیں ہے۔

☆......دینی مدارس کی جن اسناد کو ہائر ایجوکیشن کمیشن نے تسلیم کر رکھا ہے اور ان کی بنیاد پر طلباء اور طالبات مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک جانے کے لئے اسناد کی تصدیق اور معادلہ سرٹیفکیٹ کے لئے متعلقہ اداروں سے رجوع کرتے ہیں تو اب کچھ عرصہ سے انہیں یہ کہہ کر وزارت مذہبی امور کے پاس بھیجا جا رہا ہے کہ یہ مذہبی تعلیم کا معاملہ ہے وہاں جائیں، جب کہ وزارت مذہبی امور والے انہیں یہ کہہ کر واپس کر دیتے ہیں کہ یہ تعلیم کا معاملہ ہے اس سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اس طرح دینی مدارس کے طلباء اور طالبات محکمہ تعلیم اور وزارت مذہبی امور کے درمیان شٹل کاک بن کر رہ گئے ہیں اور وزارت تعلیم یا وزارت مذہبی امور میں سے کوئی بھی ان کا مسئلہ حل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہ صورت حال اس پس منظر اور زیادہ پریشان کن ہے کہ ایک طرف تو حکومت دینی مدارس کو اجتماعی دھارے میں لانے کی بات کرتی ہے اور دوسری طرف سرکاری اداروں میں سے کوئی ادارہ انہیں ان کے تسلیم شدہ جائز حقوق مہیا کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔

☆......پنجاب حکومت نے تعلیمی اداروں میں عربی ٹیچر مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے ان کے لئے بھرتی کا سلسلہ جاری ہے اور عربی ٹیچر کے لئے بی اے درجہ کی عربی تعلیم کو معیار مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ سرکاری کالجوں اور یونیورسٹیوں سے عربی میں بی اے کرنے والے حضرات کو تو عربی ٹیچر کے طور پر لیا جا رہا ہے مگر ان سے کہیں زیادہ استعداد اور صلاحیت رکھنے والے دینی مدارس کے فضلاء شھادۃ العالمیہ کے حاملین کو نظر انداز کیا جا رہا ہے جن کی اسناد کو "ہائر ایجوکیشن" نیا یم اے عربی/ ایم اے اسلامیات کے برابر تسلیم کر رکھا ہے، اور انہوں نے عربی کی تعلیم عربی کے ماحول میں سالہا سال تک حاصل کی ہے، جس کی وجہ سے وہ عربی میں محض بی اے کرنے والے طلباء سے کئی گنا زیادہ اس خدمت کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

یہ اور اس قسم کے دیگر اہم مسائل اس نوعیت کے ہیں جن پر حکومت کی فوری توجہ کی ضرورت ہے لیکن وفاقی حکومت کے ساتھ ساتھ صوبائی حکومتوں بالخصوص پنجاب حکومت نے بھی مسلسل سرد مہری کا رویہ اختیار کیا ہوا ہے، ان حالات میں جہاں ہم حکومت کے ذمہ دار حضرات سے فوری اور سنجیدہ توجہ کی درخواست کر رہے ہیں وہاں ملک کے ارباب علم و دانش سے بھی ہماری یہ گذارش ہے کہ وہ اس پر توجہ فرمائیں اور دینی مدارس کے طلبہ و طالبات اور فضلاء و فاضلات کو ان کے مسلمہ اور جائز حقوق دلوانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

☆☆☆